بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا

جب رسول اللہ ﷺ نے مبعوث برسالت ہو کر مکہ میں اپنی قوم قریش کو بت پرستی سے روکا تو لوگ جن کے رگ و پے میں شرک ساری ہو کر طبیعت ثانی بن چکا تھا، آپ کے سخت مخالف ہو گئے اور جو سلیم الفطرت انسان آپ کے متبع ہو گئے تھے ان کو بھی تنگ کرنے لگے۔ یہ اللہ کے مخلص بندے دل جمعی سے اللہ کی عبادت کرنے کے لئے پہلے حبش کو ہجرت کر گئے اور جب یثرب (مدینہ) میں دین اسلام کی روشنی پہنچی اور وہاں اہل دین کو دشمنوں کے شر سے بچنے کا ٹھکانہ نظر آیا تو ادھر کا رخ کیا۔ آں حضرت ﷺ کی حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ ہجرت کرنے سے پہلے حضرت عمرؓ آپ کی تشریف آوری کا مژدہ سنانے کے لئے مدینہ منورہ گئے پھر حضور ﷺ بھی مع یار غار پہنچ گئے۔ یہ ہجرت چونکہ اسلام و مسلمین کے لئے بابرکت ثابت ہوئی اس لئے حضرت فاروق اعظمؓ نے اسی سال سے اسلامی سنہ ہجری کا آغاز اپنے عہد خلافت میں فرمایا۔ مکہ کے پرستاران اصنام کو گوارا نہ ہوا کہ مدینہ میں، جو دورِ نبوی کے سبب مدینۃ النبی ﷺ مشہور ہوا، اسلام کا شجر جڑ پکڑ کر پھولے پھلے، لہذا وہ ہجرت سے دوسرے سال ہی بڑے سازوسامان سے مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے بڑھے اور بدر پر مقابلہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کی مدد فرمائی اور مسلمانوں نے اپنے سے تین گنا دشمنوں کو شکست دی ستر مشرک قتل اور ستر ہی اسیر ہوئے۔ ان قیدیوں میں حضور ﷺ کے چچا عباس اور چند چچا زاد بھائی بھی تھے جو فدیہ لے کر چھوڑ دیئے گئے اور رحمۃ للعالمین ﷺ کی کرم فرمائی کا یہ اثر ہوا کہ وہ بتدریج مشرف باسلام ہو کر مسلمانوں کے قوت بازو بن گئے۔

ان حملہ آوروں میں عبدالرحمن بن ابی بکرؓ تھے جنھوں نے داخل اسلام ہو کر دین حق کی فتح و ظفر کے لئے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

قریش نے بدر کی شکست کا بدلہ لینے کے لئے ایک برس بعد یعنی ۳ھ میں تین ہزار کی زبردست جمعیت کے ساتھ مدینہ کا رخ کیا۔ اس میں اس بہادر قوم کی خواتین بھی اپنے مقتول عزیزوں کا بدلہ لینے کے لئے شامل تھیں۔ جن میں ہند بنت عتبہ اپنے بھائی اور باپ کے قتل کا انتقام حضرت حمزہؓ سے لینے کے لئے خاص مشہور ہے اس نے ایک حربہ انداز حبشی غلام کو حضرت حمزہ کو شہید کرنے پر مامور کیا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی۔ یہ لشکر ابوسفیان بن حرب رئیس مکہ کی قیادت میں تھا۔ اور قریش کے مشہور بہادر خالد اور عکرمہ بن ابی جہل (جس کا باپ بدر میں قتل ہوا تھا) بھی شریک کارزار تھے۔ ان تینوں کے ہاتھ سے

مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا تھا (یعنی چالیس زخمی ہوئے اور ستر شہید) اور خود رحمت للعلمین ﷺ کی ذات گرامی کو جو صدمہ پہنچا تھا وہ بہت شدید تھا۔

اب یہ پانچ دشمن ہمارے پیش نظر ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جب ان پر غلبہ حاصل کیا تو کیا ان سے احد کے نقصان کا بدلہ لیا؟ نہیں لیا؟ کیوں؟ اس لئے کہ آپ کا فرض تبلیغ و توسیع اسلام تھا۔ جب انہوں نے بطیب خاطر اسلام قبول کر لیا تو زمانہ کفر میں جو گناہ ان سے سرزد ہوئے تھے وہ سب معاف ہو گئے۔

۱۔ خالد بن ولید کو لو۔ یہ کسی سے نہ دینے والا نوجوان جذب حقیقی سے خود بخود ۸ھ میں فتح مکہ سے پہلے حاضر خدمت نبوی ہوتا ہے اور اسلام قبول کرتا ہے اور معذرت کرتا ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی بڑی مخالفت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں اسلام سب سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس کے بعد یہی خالد اسی سال واقع ہونے والے جہاد موتہ میں تین اسلامی سالاروں کے شہید ہونے کے بعد کمان سنبھالتا ہے اور اپنے سے ۳۳ گنا زیادہ فوج کا مقابلہ کرتا ہے اور مظفر و منصور لوٹتا اور بارگاہ نبوی ﷺ سے خطاب سیف اللہ پاتا ہے۔ پھر عہد نبوی ہی میں غزوہ تبوک اور فتح مکہ میں اس کے شجاعانہ کارناموں کے علاوہ عراق اور شام میں اس نے جو عظیم الشان فتوحات عہد صدیقؓ و فاروقؓ میں حاصل کی ہیں وہ تاریخ اسلام میں بحروف جلی مرقوم ہیں۔ ایسے شجاع کا مشرف باسلام ہو جانا اسلام کی حقانیت کی زبردست دلیل ہے۔

۲۔ خالدؓ کے ساتھ ہی دو اور زبردست شخصیتیں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جو ایمان لائیں ان میں ایک کا نام عمرو بن عاصؓ ہے۔ یہی وہ بلند پایہ شخص ہے جسے اس کی اعلیٰ قابلیت کی وجہ سے قریش نے منتخب کر کے وفد کا سردار بنا کر شاہ حبش کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ ہجرت کردہ مسلمانوں کو واپس کر دے۔ پھر اسی کو آں حضرت ﷺ نے بادشاہ عمان کے پاس اپنا مکتوب گرامی دے کر بھیجا تھا اور اس نے اس بادشاہ جیفر اور اس کے بھائی عبد کو اسلام کی حقانیت کا ایسا قائل کیا کہ وہ دونوں داخل اسلام ہو گئے اور ان کے ساتھ ان کی رعایا کا اکثر حصہ بھی مشرف باسلام ہوا۔ پھر اسی عمرو بن عاصؓ نے مصر فتح کیا۔

۳۔ خالدؓ کے ساتھ جو دوسرا شخص آں حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لایا وہ عثمان بن طلحہ کلید بردار کعبہ تھا۔ ان کے اسلام لانے پر حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ آج مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے ہم کو دے ڈالے ہیں۔ حضور ﷺ نے فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ کی چابی اسی عثمان کو عطا کر کے فرمایا "جو تم سے لے گا وہ ظالم ہو گا" چنانچہ وہ چابی اب تک اسی کی اولاد کے پاس ہے جو شیبی کہلاتے ہیں۔

۴۔ ابو سفیانؓ بن حرب فتح مکہ سے کچھ دن پہلے مسلمان ہو گئے تھے اور یوم فتح آں حضرت ﷺ نے ان کے گھر کو امن قرار دیا تھا کہ جو اس میں پناہ لے گا وہ مامون ہے۔ انہوں نے بعد کی جنگوں میں خلوص سے شرکت کی اور مجاہدوں کو جوش دلانے کے فرائض انجام دیئے۔ انہی جہادوں میں آپ کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئی تھیں۔

۵- ہند: انہی کی زوجہ محترمہ تھیں آپ فتح مکہ کے دن مشرف باسلام ہوئیں اور یرموک وغیرہ کی جنگوں میں پسپا ہونے والے مسلمانوں کو غیرت دلا کر ایسا آمادۂ پیکار کیا کہ وہ فتح مند ہو گئے۔

۶- عکرمہؓ بن ابی جہل کو جب ان کی بیوی لے کر حاضر رحمۃ للعالمین ﷺ ہوئی تو آپ بڑی سرگرمی سے اٹھ کر اس سے بغل گیر ہوئے اور "نعم الراکب" کے خطاب سے مخاطب فرمایا۔ یہی وہ جانباز بہادر ہے جس نے جہاد یرموک میں حضرت خالد کے ماتحت عیسائیوں کا جان توڑ کر مقابلہ کیا اور جب مسلمانوں کے قدم ڈگمگاتے دکھائی دیتے تو صدہا مسلمانوں کو ساتھ ملا کر موت کی بیعت کی اور کہا کہ میں حضور ﷺ کے وقت کبھی منہزم نہیں ہوا تو کیا اب عیسائیوں کے مقابل پیٹھ پھیروں گا۔ چنانچہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تلوار لے کر دشمنوں میں گھس گیا، اور انہیں بھاگنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آیا۔ یہ شہ سوار قریشی بہادر اپنے ساتھیوں اور بیٹے سمیت بدرجہ شہادت فائز ہوا۔ آخری وقت حضرت خالدؓ کے پاس دونوں باپ بیٹوں کو اٹھا لائے۔ سیف اللہ نے اپنے زانوں پر دونوں کا سر رکھ کر کہا اے عکرمہ کیا تمہیں مجھ سے زیادہ شہادت کی آرزو تھی؟

۷- مغیرہ کا پوتا عبداللہ بن ابو امیہ آں حضرت ﷺ کا پھوپھی زاد بھائی تھا مگر ابتداء میں سخت مخالف۔ یہ بھی توفیق الٰہی سے حاضر ہو کر ایمان لے آیا۔

۸- ثمامہ بن اُثال نجد کا فرمانروا حضور انور ﷺ کا سخت جانی دشمن تھا۔ وہ تین دن مدینہ میں رہا تو حضور کی صحبت سے متاثر ہو کر بطیب خاطر مشرف باسلام ہو گیا۔

۹- ابوسفیان مغیرہ بن حارث آں حضرت ﷺ کا چچا زاد بھائی پہلے کئی برس مخالف رہ کر حضور ﷺ کی اور مسلمانوں کی ہجو میں شعر کہتا رہا۔ پھر توفیق الٰہی سے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرتا ہے اور سید فتیان الجنتہ (جواں مردان جنت کا سردار) کا خطاب پاتا ہے۔

۱۰- حکیم بن حزام قریشی اسدی (جو بیت اللہ میں پیدا ہوا) نے ساٹھ برس کی عمر کفر میں کاٹی، بدر میں مشرکوں کے ساتھ تھا پھر مسلمان ہو کر ساٹھ سال خدمت اسلام میں بسر کئے۔ ایک حج کے موقع پر ایک سو اونٹ اور ایک ہزار بکرے قربان کئے اور ایک سو غلاموں کو آزاد فرمایا۔

۱۱- عبدیالیل ثقفی وہ شخص ہے جس نے آں حضرت ﷺ کی ضرب و تضحیک میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی جبکہ آپ طائف تشریف لے گئے تھے۔ لیکن پھر چند سال بعد حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔ اپنی قوم میں مبلغ بن کر گیا اور سارے قبیلے کو ایک ہی دن میں مشرف باسلام کرنے میں کامیاب ہوا۔

۱۲- بریدہ بن الحصیب اسلمی وہ شخص ہے جو قریش سے سو اونٹ انعام پانے کے لالچ میں حضور ﷺ کا وقت ہجرت تعاقب کرتا ہے مگر نبوت کے فیض اثر دیدار سے شرف انداز ہو کر اور دل نواز آواز سن کر مسخر ہو جاتا ہے اور اپنی پگڑی نیزے پر باندھ کر آپ کا علم بردار بن جاتا اور ہم رکاب ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

۱۳- عروہ بن سعود جو حدیبیہ میں آں حضرت ﷺ اور صحابہؓ کو مکہ میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے قریش کا سفیر بن کر آتا ہے مگر خود بخود مدینہ میں آکر اسلام قبول کرتا ہے۔ اور اپنی قوم میں دعوت اسلام کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے۔

۱۴- سہیل بن عمروؓ اسی مقام حدیبیہ میں قریش مکہ کی طرف سے کمشنر معاہدہ ہو کر آتا ہے اور نام محمد ﷺ کے ساتھ رسول اللہ لکھنے پر اعتراض کرتا ہے۔ مگر جب اسلام قبول کر لیتا ہے تو بعد وفات آں حضرت ﷺ بیت اللہ میں استادہ ہو کر اسلام کی صداقت اور دین الٰہی کی تائید میں ایسا زبردست خطبہ دیتا ہے جو سینکڑوں دلوں میں سکینہ اور ایمان بھر دیتی ہے۔

۱۵- وحشیؓ بن حرب جس نے حضرت حمزہؓ کو حربہ پھینک کر شہید کیا تھا جب فتح مکہ کے دن مسلمان ہو جاتا ہے تو حضور ﷺ اس کی تقصیر پر خط عفو کھینچ دیتے ہیں۔ پھر وہ اپنے فن کا مظاہرہ دشمن اسلام کو قتل کرنے میں کرتا ہے اور جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کو نشانہ بناتا اور اسے خاک و خون میں لٹا دیتا ہے۔

یہ چند مثالیں ان خاص ذی اثر اور باشوکت لوگوں کی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ اور عفو و کرم سے متاثر ہو کر کفر سے تائب ہوئے اور باقی عمر خدمت اسلام میں بسر کر دی۔ مگر عرب کی آبادی ان چند نفوس کی نہیں تھی۔ لاکھوں مخالف موجود تھے مگر سب مطیع و منقاد ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا جو سورہ ممتحنہ رکوع ۲ میں موجود ہے کہ عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منھم مودۃ یعنی عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اور تمہارے دشمنوں کے درمیان مودت قائم کر دے گا۔ اس مودت قائم کرنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ دشمن دوست بن گئے۔ توحید کی اشاعت میں جو رکاوٹیں پیدا ہوئیں انہیں جانبازیوں سے دور کیا اور اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلایا اور آج ہم فخر کرتے ہیں ہم مسلمان فاتح اقوام دنیا میں شامل ہیں۔ والحمدللہ علی ذالک۔

فون بستان عائشہ: 511356 فون مدرسہ: 511961

طالبات کی دینی تعلیم و تربیت کی عظیم درسگاہ

مدرسہ بستانِ عائشہ

میں دو نئی درسگاہیں زیر تعمیر ہیں اہل خیر سے التماس ہے کہ اس کار خیر کی تکمیل کے لئے فوری طور پر اپنے عطیات ارسال فرمائیں (جزاکم اللہ تعالیٰ)

ترسیل زر کے لئے:

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری، دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

بذریعہ بینک ڈرافٹ یا چیک: سید عطاء المحسن بخاری اکاؤنٹ نمبر 29932 حبیب بینک حسین آگاہی ملتان